احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 43

منگل 28 اکتوبر 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 28 اکتوبر 2003ء - یکم رمضان 1424 ہجری - 28 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 246

سردیوں کے روزے

حضرت عامر بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

سردیوں کے روزے ایسا مال غنیمت ہے جو بغیر کسی جنگ اور مشقت کے مل جاتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الصوم باب الصوم فی الشتاء، حدیث نمبر 727)

رمضان کے بابرکت مہینہ کی فضیلتوں، برکتوں اور مسائل کا پر معارف بیان

روزہ ڈھال ہے اور اس کی جزا خود خدا تعالیٰ ہے

رمضان میں نمازوں، تہجد، نوافل کا اہتمام اور قرآن کریم کی تلاوت کا ایک دور کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔ اکتوبر 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24۔ اکتوبر 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ماہ رمضان اور روزوں کی فضیلت، برکات، اہمیت اور اس کے مسائل پر خطاب فرمایا۔ اس مضمون کی تشریح آیات قرآنی، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور تحریرات خلفاء سلسلہ کی روشنی میں بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 185-184 کی تلاوت اور پھر ترجمہ بیان فرمایا جس میں روزوں کی فرضیت اور مسائل کا تذکرہ ہے۔ حضور نے مذکورہ بالا آیات کی تشریح میں فرمایا کہ روزے مومنوں پر فرض کئے گئے ہیں۔ مومن وہ لوگ ہیں جو تقویٰ کی باریک راہوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ یہ راہیں تب حاصل ہوتی ہیں جب انسان کی اپنی مرضی ختم ہو جائے اور اس کے اعمال و افعال خدا تعالیٰ کی مرضی اور احکامات کے تابع ہو جائیں۔ رمضان میں محض خدا کے حکم اور رضا کی خاطر مومن جائز اور حلال اشیاء کو ترک کرتا ہے اس کی خوشنودی حاصل کرنی ہے تو ہر قسم کی سستی ترک کرنا ہوگی۔ نمازوں، تہجد، نوافل اور تلاوت قرآن کریم میں سستی نہیں کرنی۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ رمضان میں قرآن کریم کا ایک دور ختم کرے۔ اللہ تعالیٰ کو محض بھوک اور پیاس کی حاجت نہیں ہے سستی کی وجہ سے روزے ترک نہ کریں۔ ایمان تقویٰ اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ تہجد، نوافل، تلاوت قرآن اور نمازوں سے تقویٰ پیدا ہوگا تقویٰ پیدا ہوگا، تو ایمان مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔ آپؐ نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگر کسی کو روزہ کی فضیلتوں کا پتہ لگ جائے تو وہ کہے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ مومنوں کے لئے اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں اور منافقوں کے لئے اس سے مشکل کوئی مہینہ نہیں۔ آپؐ نے سفر کے دوران روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہیں رکھنا اور مریض بھی روزہ نہ رکھے۔ جو روزہ نہ رکھ سکے اس کے لئے مسکین کا کھانا ہے۔ فدیہ دینے سے خدا تعالیٰ روزہ کی توفیق بھی دے سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے روزہ رکھنے کی توفیق طلب کریں اللہ تعالیٰ قادر ہے وہ مریض کو طاقت دے سکتا ہے۔ جو شخص رمضان کا منتظر رہتا ہے اور پھر بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا تو وہ ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ نیت کو جانتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے لئے یہ مشقت نہیں کی تو وہ انسان کو دوسری مشقتوں میں ڈال دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی روزوں کی فضیلت اور فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزہ سے انسان دوسری قوموں کے اعتراض سے بچ جاتا ہے۔ روزہ دار کا محافظ اور ڈھال خدا بن جاتا ہے اس کی روحانی اور جسمانی صحت کا ضامن روزہ ہے۔ اس کے ساتھ قبولیت دعا کا وعدہ ہے روزہ دار برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ دنیا سے انقطاع ہوتا ہے روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجہ سے تقویٰ پر ثبات قدم حاصل ہوتا ہے۔ رمضان میں غرباء بھی اپنے فاقوں سے ثواب حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی برکتیں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ حضور انور 6 بجے شام نشر ہوگا

☆ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ میں نظام اوقات میں تبدیلی کے پیش نظر آئندہ سے حضور انور کا خطبہ جمعہ پاکستانی وقت کے مطابق شام 6 بجے براہ راست نشر ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (نظارت اشاعت سمعی بصری)

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف ...... اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جا سکتے ہیں۔

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ ہمہ وقت قریب ہے اور بندوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے

تم خدا سے خدا کو مانگو، جتنی زیادہ طلب ہوگی اتنا ہی زیادہ قرب الٰہی کو محسوس کرو گے

یہ ایسی جامع دعا ہے کہ اس سے باب استجابت کھل جاتا ہے اور دعائیں قبول ہونے لگتی ہیں

ذوق طلب اور ذوق عمل سے بہرہ ور ہو کر دعائیں مانگو اور اس رمضان کو ہر لحاظ سے خیروبرکت کا موجب بناؤ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع بیان فرمودہ 9/مئی 1986ء بمقام بیت الفضل لندن کا اصل متن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت 186 و 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ رمضان المبارک کے متعلق جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے انزل فیه القرآن جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ جس مہینہ میں قرآن نازل فرمایا گیا۔ بعض مترجمین اور مفسرین اس ترجمہ میں یہ دقت محسوس کرتے ہیں کہ قرآن کریم تو 23 سال کے عرصہ پر پھیلی ہوئی مدت میں نازل فرمایا گیا تو ایک مہینہ میں کیسے نازل ہوا؟ اور چونکہ یہ واقعہ کے خلاف بات ہے اس لئے ایسا ترجمہ نہیں کرنا چاہئے جس کی واقعات تصدیق نہ کرتے ہوں۔ فیه کا چونکہ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ "اس کے بارہ میں" اس لئے یہ ترجمہ اختیار کرلیا گیا کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا لیکن بعض دوسرے مفسرین اور مترجمین اگرچہ اس ترجمہ کو بھی درست سمجھتے ہیں لیکن ساتھ ہی دوسرے ترجمہ کی توجیہہ پیش کرتے ہیں اور دو طرح سے اس مضمون کو حل کرتے ہیں۔ اول یہ کہ قرآن کریم کا آغاز رمضان مبارک کی راتوں میں ہوا۔ پہلی وحی جو نازل ہوئی وہ رمضان مبارک میں ہوئی۔ اس لئے انزل فیه القرآن کا مطلب ہے جس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ دوسری توجیہہ وہ یہ کرتے ہیں کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبرئیل ہر رمضان مبارک میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور جتنا قرآن اتارا جاچکا ہوتا تھا اس کی دہرائی کرتے تھے۔ گویا جب قرآن کریم مکمل ہوا تو اس کی بھی مکمل دہرائی ایک رمضان ہی کے مہینہ میں ہوئی۔ اس پہلو سے بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ ترجمہ لفظاً لفظاً بھی درست بنتا ہے کہ اس مہینہ میں گویا پورا قرآن کریم اتارا گیا۔

آگے فرماتا ہے یہ وہ قرآن ہے جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کے بھیجا گیا ہے اور جو اپنے اندر کھلے دلائل رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو اس حال میں دیکھے کہ نہ تو وہ مریض ہو نہ مسافر اسے چاہئے کہ وہ اس میں روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے، تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ یعنی یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور تا کہ تم تعداد کو پورا کرلو اور اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تا کہ تم اس کے شکر گزار بندے بنو۔ اور اے رسول (چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں اس لئے ترجمہ میں "اے رسول" کے الفاظ شامل کردئے گئے ہیں ورنہ لفظ رسول آیت میں استعمال نہیں ہوا) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اس آخری آیت کے متعلق بعض مترجمین اور مفسرین کچھ دقت محسوس کرتے رہے ہیں اور ان کی طرف سے مختلف رنگ میں اس کا حل بھی پیش کیا گیا۔ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا (۔) اے محمدؐ جب میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں تو میں قریب ہوں (۔) جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ اس کے متعلق یہ دقت محسوس کی گئی کہ ہر دعا تو قبول نہیں ہوتی اور بہت سے پکارنے والے ایسے بھی ہیں جو جنگلوں میں شہروں میں ویرانوں میں اپنی دانست میں خدا کو پکارتے رہے ہیں۔ لیکن وہ کوئی جواب نہ پا کر بالآخر دہریہ ہوگئے اس قسم کی مثالیں دنیا میں بکثرت ملتی ہیں۔ ایک انسان نے دعائیں کیں اور دعائیں قبول نہ ہوئیں۔ اپنی ماں سے پیار تھا ماں کو بچانے کے لئے دعائیں کیں۔ بچے سے پیار تھا بچے کو بچانے کے لئے دعائیں کیں۔ مصیبتوں میں مبتلا تھے مقروض تھے ان سب تکلیفوں سے نکلنے کے لئے دعائیں کیں اور کوئی جواب نہ پایا اور اس کے نتیجہ میں جو بدقسمت تھے وہ خدا کے منکر ہوگئے۔ تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ اے محمدؐ تو یہ اعلان کردے۔ جب سب سے زیادہ سچا ہے اگر اس کے منہ سے یہ اعلان کروایا جائے اور پھر دنیا اس بات کو پورا ہوتا نہ دیکھے تو کتنی بڑی ٹھوکر کا مقام بن جاتا ہے۔

اس کا ایک حل یہ بھی پیش کیا گیا کہ یہ آیت بھی جاری ہے اور یہ تو ابھی اس آیت کا ایک ٹکڑا ہے جس کو اس دوسرے ٹکڑے کے ساتھ ملا کر پڑھو تو مطلب سمجھ آئے گا (۔) یعنی پس چاہئے کہ پکارنے والا یعنی میرے حضور دعا کرنے والا میری باتوں کو بھی تو سنے، جو ہدایت میں دیتا ہوں اس پر بھی تو عمل کرے ولیؤ منوابی مجھ پر ایمان تو لائے لعلهم یرشدون تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ بعض دفعہ جواب دراصل شرط کے معنی رکھتا ہے جو فلیستجیبوالی بظاہر نتیجہ ہے کہ چونکہ میں دعا سنتا ہوں اس لئے وہ بھی میری بات سنیں۔ لیکن یہ ف خود شرط کے معنوں میں بھی استعمال ہوسکتا ہے سو گویا یہ بھی ایک طرز کلام ہے۔ یعنی ترجمہ یہ ہوگا کہ میں دعا قبول کرتا ہوں بلکہ ہمیشہ قریب رہتا ہوں، کوئی ایسی حالت مجھ پر نہیں آتی کہ میں بندے سے دور ہوں اور اسے یہ خطرہ ہو کہ اس کی آواز مجھ تک نہیں پہنچے گی اور پیشتر اس کے کہ اس کی آواز مجھ تک پہنچ سکے وہ ہلاک ہو

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جائے گا۔فرمایا میں صرف جواب ہی نہیں دیتا دعا ہی قبول نہیں کرتا بلکہ ساتھ ساتھ رہتا ہوں اور اس لئے کوئی ایک لحہ بھی کسی انسان کے لئے وہم کا نہیں آ سکتا کہ وہ دعا کرے اور قبول بھی ہو لیکن مجھ تک پہنچنے میں دیر ہو جائے گی یا جواب آنے میں دیر ہو جائے گی۔ پس نتیجہ یہ نکالا گیا **فلیستجیبوا** کا مطلب ہے مگر شرط یہ ہے کہ تم میری باتوں کو سنو، اور میری باتوں کا جواب دو۔ اگر تم میری باتوں کا جواب نہیں دیتے، میں تمہیں پکارتا ہوں اور تم لبیک نہیں کہتے ، میں تمہیں ہدایت کے رستوں پر چلنے کا حکم دیتا ہوں اور تم منہ پھیر کر دوسری طرف چلے جاتے ہو تو مجھ سے کیا توقع رکھتے ہو کہ جب تمہیں ضرورت پڑے تو پھر میں جواب دوں۔ اللہ اور بندے کی جو نسبت ہے وہ تو بیان میں نہیں آ سکتی یعنی زمین اور آسمان کی نسبت تو دی جاتی ہے مگر بندے اور خدا کے درمیان ایک ایسی بعید کی نسبت ہے جو لفظوں میں یا اعداد میں بیان نہیں کی جاسکتی لیکن مثال کے طور پر انسانی زبان میں انسانوں کو سمجھانے کی خاطر بعض دفعہ انسانی محاورے استعمال کئے جاتے ہیں۔ پس یہ جو مضمون بیان ہوا ہے اس کی مثال کچھ اس قسم کی ہے کہ نوکر تو مالک کا جواب نہ دے، غلام تو مالک کی باتیں سنی ان سنی کر دے اور اس کا کوئی حکم نہ مانے اور جب نوکر کو مالک کی ضرور پڑے تو وہ یہ توقع رکھے کہ میری ایک ہی آواز پر وہ دوڑتا ہوا چلا آئے گا۔ اگر یہ ممکن ہے اگر یہ صورت حال قابل قبول ہے تو پھر ایسے دعا کرنے والے بے شک خدا سے جو چاہیں توقعات رکھیں۔ لیکن بندے کا سلوک یہ بتائے گا کہ کس حد تک دعا مستجاب ہوتی ہے، اور بندے کا قرب یہ بتائے گا کہ کس حد تک خدا اس کے قریب ہے۔ یہ دو پہلو اگر اچھی طرح سمجھ لئے جائیں تو **لعلھم یرشدون** کا مضمون مکمل ہو جاتا ہے یعنی پھر انسان مکمل طور پر ہدایت پا جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود نے جو بہت ہی تفصیل کے ساتھ دعا کے مضمون پر روشنی ڈالی ہے اس میں ان دونوں پہلوؤں کے اس قدر تجارب اور اس قدر باریک نکات بھی بیان فرمائے ہیں کہ تشنگی کا کوئی پہلو باقی نہیں چھوڑا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ خدا کی باتوں میں سے بعض کا جواب دیتا ہے اور بعض کا جواب نہیں دیتا۔ اللہ اتنا رحم کرنے والا ہے کہ بندہ جن باتوں میں جواب نہیں دے رہا ہوتا اللہ تعالیٰ ان کو نظر انداز فرما کر بھی ان باتوں میں اس کا جواب دینے لگ جاتا ہے جن میں وہ خدا کے سامنے سیدھا ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ یہ انتظار نہیں کرتا کہ میرا بندہ کامل طور پر میرا غلام ہو جائے تب میں اس کی باتیں سنوں۔ حالانکہ بندہ اپنے سلوک میں ایسا نہیں کرتا۔ ایسے بھی مالک ہیں جن کے نوکر ہر بات میں اطاعت کر رہے ہوتے ہیں اور پوری کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم کسی طرح مالک کو خوش کریں لیکن ایک ادنیٰ سی غلطی پر مالک اس قدر ناراض ہو جاتا ہے کہ اس کی ساری عمر کی خدمتوں کو ضائع کر دیتا ہے اور اس کا کوئی بھی بدلہ اس کو نہیں دیتا۔ خود تو بندہ، بندے سے یہ سلوک کر رہا ہوتا ہے اور خدا سے یہ چاہتا ہے کہ وہ خود تو خدا کی کوئی بات بھی نہ مانے اور پھر بھی خدا اس کی ہر بات مانتا چلا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے، اس کے معاملے اپنے بندوں سے ایسے کریمانہ ہیں کہ بسا اوقات وہ اس کے برعکس سلوک کرتا ہے جو بندہ بندے سے کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ کے بندے، اس کے غلام ہزار باتیں اس کی نہیں مانتے بعض دفعہ ایک مان جاتے ہیں تو خدا کی کریمی اس ایک مانی ہوئی بات کی بھی شرم رکھ لیتی ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر تین ایسے انسانوں کی مثال دی جو ایک غار میں بند ہو گئے جس کے دہانے پر زلزلہ سے یا کسی وجہ سے ایک لڑھکتا ہوا پتھر آ گرا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا ان کے نکلنے کا کوئی رستہ نہیں تھا۔ اس پر ان تینوں نے باری باری دعا کی۔ دعا کی تفصیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں کہ اے خدا فلاں وقت جو میں نے ایک نیکی کی تھی اگر وہ تیری خاطر تھی تو اس ایک نیکی کے بدلہ میں یہ پتھر غار کے منہ سے سرکا دے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ساری عمر کے حالات پر غور کرنے کے بعد اس کو صرف ایک ہی نیکی ملی ہے جس کے متعلق وہ یقین کے ساتھ خدا کے حضور عرض کر سکتا ہے کہ اس میں میری کوئی بدنیتی نہیں تھی، کوئی ریاکاری نہیں تھی، کوئی نفسانی خواہش نہیں تھی، محض للہ وہ نیکی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ جواب نہیں دیتا کہ تیری تو ساری عمر ضائع ہوئی پڑی ہے، کچھ بھی تیرے پلے نہیں ہے، سب کچھ میں نے تجھے عطا کیا، تو نے میری ہر بات کا انکار کر دیا اور آج وہ نیکی تجھے یاد آ رہی ہے، گویا اس کا بدلہ ابھی باقی ہے، میرے احسانات کے نیچے تو دبا پڑا ہے، کونسی چیز ہے جو تو اپنے گھر سے لایا تھا، وہ بے وقعت نیکی تجھے یاد ہے کہ اس کی قیمت ابھی باقی پڑی ہے۔ خدا تعالیٰ کی کریمی اس کی توقع کی شرم رکھتی ہے، اس دعا کی شرم رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس پتھر کو حکم دیتا ہے اور پتھر تھوڑا سا سرک جاتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر دوسرے شخص کو بھی ایک نیکی یاد آ گئی۔ ابھی اس پتھر کے سرکنے سے سب نکل نہیں سکتے تھے۔ اس میں جو لطیف مضمون آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور جسے عموماً اس حدیث پر غور کرنے والے یا لطف اٹھانے والے نظر انداز کر دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ایک ہی شخص کے پاس ایسی تین نیکیاں ہوتیں تو پھر تین آدمیوں کو وہاں اکٹھا کر کے یہ مضمون بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمام عمر کا نچوڑ تھی اس ایک آدمی کی نیکی اور وہ بھی اتنی بھاری نہیں تھی کہ اس کے نتیجہ میں وہ ساری آفت ٹل سکے۔ پھر ایک دوسرا آدمی اٹھتا ہے کہتا ہے کہ اے خدا مجھے بھی ایک نیکی یاد آئی ہے۔ میں نے بھی یہ نیکی کی تھی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ تیری خاطر کی تھی اور وہ پتھر پھر اور سرک جاتا ہے۔ لیکن ابھی وہ اس سے نکل نہیں سکتے۔ اگر اس کے دامن میں ایسی کوئی اور نیکی بھی ہوتی اور وہ سمجھتا کہ اس پتھر کو اور سرک جانا چاہئے تو وہ اسے بھی پیش کر دیتا لیکن کچھ پیش نہیں کر سکا۔ پھر ایک اور تیسرے بندے نے جو اس غار میں قید تھا اپنی ایک نیکی یاد کی اور خدا کے حضور پیش کی۔ بعض نیکیاں ان میں سے ایسی ہیں جنہیں نیکی شمار کرنا بھی تعجب انگیز ہے۔ بدیوں سے رکنے کا نام نیکی رکھا گیا ہے۔ یہ ایسی بات ہے جیسے کوئی کسی سے کہے کہ فلاں وقت میں تجھے قتل کر سکتا تھا میں نے نہیں کیا دیکھ تیرے ساتھ میں نے کتنی بڑی نیکی کی ہے۔ یا کوئی کہے کہ فلاں وقت میں زہر کھا سکتا تھا میں نے نہیں کھایا دیکھو میں نے کتنی بڑی نیکی کی۔ اس قسم کی نیکیاں بھی بیچ میں شامل کر لی گئیں اور اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس نے ان نیکیوں کو بھی قبول فرما لیا۔

پس میں اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ **فلیستجیبوا لی** کے تعلق میں خدا تعالیٰ کی شان رحمت اور شان کریمی اتنی وسیع ہے کہ ہر بات میں اس کی اطاعت نہ بھی کرو تب بھی قبولیت دعا کا فیض انسان کو پہنچ سکتا ہے اور پہنچتا رہتا ہے۔ ورنہ کروڑہا کروڑ بندے جو گناہوں میں ملوث رہتے ہیں ان کی تو کوئی ایک دعا بھی قبول نہیں ہونی چاہئے۔ پس صاحب تجربہ بیان کرتے ہیں، صاحب عرفان ہمیں بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے معاملہ میں مایوسی کی ضرورت نہیں لیکن ادنیٰ پر راضی نہ رہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چابی ہمارے ہاتھوں میں تھما دی۔ اب اس عقدہ کشائی کا کام ہمارے ذمہ ہے جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور **آمنّا و صدقنا سمعنا و اطعنا** کہتے ہوئے حاضر رہیں گے اتنا ہی زیادہ ہماری دعاؤں میں قوت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی پیروی کے لئے مستعد اور تیار رہیں گے اسی قدر قوت اور اسی تیزی کے ساتھ خدا تعالیٰ سے استجابت کے نمونے دیکھیں گے۔ یہی حال خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کا بھی ہے۔ خدا تو جہاں تک جگہ کا تعلق ہے ہر جگہ موجود ہے یعنی اس کے لئے تو نہ مشرق نہ مغرب نہ اونچ نہ نیچ کوئی سمت ہی نہیں ہے۔ وہ ہمہ وقت حاضر ہے جب ہم اس کی موجودگی کی باتیں کرتے ہیں تو ہمارے الفاظ اور معنی رکھتے ہیں کیونکہ ہم محدود ہیں اور ہم دوسری چیزوں کو بھی محدود دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا مطلب اس کا ہمہ وقت حاضر رہنا ہے۔ وہی ایک وجود ہے جس کی حاضری سے باقی کائنات بنتی ہے۔ اس لئے اس کو مشرق و مغرب بلندی پستی دائیں بائیں کے اعداد و شمار یا ان کے معنی سے ناپا نہیں جاسکتا۔ وہ ایک ہی چیز ہے جو حاضر ہے۔ اگر وہ حاضر نہ ہو تو کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ایسے قریب وجود سے محروم رہنے کا بظاہر تصور ہی کوئی نہیں۔ لیکن اتنے قریب ہونے کے باوجود بھاری اکثریت انسانوں کی اس سے محروم رہ جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ قریب نہیں ہے۔ **انّی قریب** یہ بتانے کے لئے ہے کہ میں تو بہرحال قریب ہوں۔ اگر پھر بھی تمہاری بات نہیں مانی جاتی تو تم بعید ہو، تم مجھ سے دور ہو چکے ہو، اس لئے اپنی فکر کرو۔ تم آ

بھی سکتے ہو جا بھی سکتے ہو۔ میں تو اپنے وجود کے ساتھ ہمہ وقت حاضر رہتا ہوں۔ اس لئے اگر تم میری طرف متوجہ ہو گے تو روحانی لحاظ سے معنوی طور پر تم میرے قریب آ جاؤ گے۔ اور اگر تم مجھ سے عدم توجہ کرو گے تو تم معنوی لحاظ سے مجھ سے دور ہٹتے چلے جاؤ گے۔ لیکن اگر میرے قریب آنا چاہو تو فاصلے تمہیں نہیں طے کرنے پڑیں گی، صرف تمہارے فیصلے کی بات ہے اور ایک ہی لمحے کا فیصلہ تمام فاصلے طے کر دے گا۔ اور اچانک تم مجھے موجود پاؤ گے۔ یہ وہ مضمون ہے جسے یہ آیت بیان فرماتی ہے۔

حضرت مسیح موعود اس قرب کے مضمون کے متعلق بہت تفصیل سے مختلف مواقع پر روشنی ڈالتے ہیں اور یہ راز ہمیں سمجھاتے ہیں کہ خداتعالیٰ کے قرب ہونے کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ دعائیں سنی جاتی ہیں بلکہ اس کا قرب بذات خود اجیب دعوۃ الداع کا ایک ثبوت ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود نے یہ نکتہ ہمیں بتایا ہے کہ اس کا معنی، بنیادی اور حقیقی معنی اور سب سے اعلیٰ معنی یہ نہیں ہے کہ تم خدا سے اپنی ضرورتیں مانگو تو وہ قریب ہے بلکہ یہ ہے کہ تم خدا سے خدا کو مانگو، اس کی تمنا کرو، اسے چاہو تو تم پھر دیکھو گے کہ وہ تمہارے قریب ہے۔ اور جتنی تمنا ہو گی اتنا ہی زیادہ قرب محسوس کرو گے۔ سب کچھ مانگ لو گے اگر خدا سے خدا کو مانگ لو۔ حضرت مسیح موعود اس مضمون کو اپنے ہی ایک دعائیہ شعر میں یوں بیان فرماتے ہیں

در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ میخواہم از تو نیز توئی

کہ اے خدا دونوں جہان میں میرا تو تو ہی عزیز ہے۔ یہ دونوں جہان میں نے کرنے کیا ہیں۔ وانچہ میخواہم از تو نیز توئی۔ تجھ سے میں جو چاہتا ہوں وہ تجھ ہی کو چاہتا ہوں۔ بس تو مل جائے اور یہی میرا مقصود ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس آیت کے نہایت اعلیٰ وارفع مضمون کو ہم پر روشن فرما دیا جب یہ بتا کہ اجیب (۔) میں اپنی طرف ضمیر جو پھیری گئی کہ میں بندے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے بلاتا ہے تو مراد یہ ہے کہ میری طلب کرتا ہے۔ اور جو خدا کی طلب کرنے والا ہوتا ہے اس کی ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس دعا میں ہر دوسری دعا شامل ہو جاتی ہے۔ اور یہی قریب کا مضمون ہے کہ انسان خدا کے قریب ترین ہو جاتا ہے جب خدا سے خدا کو مانگے۔

پس اس رمضان مبارک میں سب دعاؤں سے بڑھ کر اس دعا کو اہمیت دیں کہ **ہمیں خدا وہ استجابت بخشے جس کے نتیجہ میں وہ دعائیں قبول فرماتا ہے یعنی خدا کے ارشادات کی استجابت ہمیں عطا کرے تا کہ ہماری دعاؤں کو اس کے حضور استجابت عطا ہو اور ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تمنا کریں یہ توفیق بھی اسی سے مانگنی پڑے گی**، اس کے لئے بھی اسی کے حضور دعائیں کرنی پڑیں گی کیونکہ بظاہر تو یہ کہہ دینا بڑا آسان ہے کہ اے خدا میں تجھ سے تجھے مانگتا ہوں لیکن حقیقت میں اس دعا میں حَصَر پیدا کرنا اس دعا میں جان پیدا کرنا ایک بہت ہی مشکل کام ہے عام انسان تصور بھی نہیں کرسکتا کہ یہ کتنی مشکل دعا ہے جو بظاہر ایک دو حرفوں پر مشتمل ہے ایک دو لفظوں پر مشتمل ہے۔ اے خدا میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں ہر انسان کہہ دے گا مگر جس کو مانگتا ہوں اس کی تمنا بھی تو ہونی چاہئے۔ دل میں بغیر محبت کے مانگو گے بھی تو آئے گا کون؟ بغیر پیار کے طلب بھی کرو گے تو اس کے نتیجہ میں جواب دینے والا جواب کیوں دے گا، اس طلب کو پورا کیوں کرے گا؟ لوگ تو محبوبوں کی بھی منتیں کرتے ہیں کہ ہمارے گھر چلے آؤ اور محبت رکھتے بھی ہیں تب بھی وہ نہیں آتے۔ لیکن بعض اوقات ایک ذہین آدمی یہ سمجھتا ہے کہ میری طلب میں کچھ کمی رہ گئی ہے اگر میں اپنی طلب کے معیار کو بڑھاتا تو ممکن نہیں تھا کہ وہ آنے سے انکار کرسکتا اس بات میں حکمت ہے۔ چنانچہ غالب نے جب یہ کہا کہ

میں بلاتا تو ہوں اس کو مگر اے جذبۂ دل
اس پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

اس میں گہری حکمت کی بات یہ ہے کہ بظاہر تو شاعر یہ شکوہ کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہماری طلب تو بہت ہے، ہمارے دل کی تمنا تو سچی ہے مگر محبوب سنتا ہی نہیں ہے لیکن ایک ان میں سے ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ میری طلب کا قصور ہے، میری طلب میں وہ شدت نہیں پائی جاتی وہ قوت نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ اگر میری طلب میں قوت ہو تو اس کا بن آئے ہوئے گذارہ ہی نہیں ہوسکتا۔ بے اختیار کشاں کشاں چلا آئے گا اگر میری طلب میں قوت پیدا ہو جائے۔ یہی مضمون زیادہ اعلیٰ اور نہایت ارفع رنگ میں اس آیت میں بیان ہوا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود جب یہ دعا کرتے ہیں کہ وانچہ میخواہم از تو نیز توئی تو اس لئے قبول ہوتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی دعا ہے۔ اس لئے قبول ہوتی ہے کہ اس انسان کی ساری زندگی گواہ ہے کہ اس دعا کا ایک ایک حرف اور ایک ایک حرف کا ہر معنی سچا ہے۔ زندگی بھر بچپن سے لے کر بڑھاپے تک اس شخص نے کوئی اور طلب نہیں کی سوائے اس طلب کے اپنا سب کچھ اس ایک طلب کی خاطر قربان کر دیا تب یہ دعا پیدا ہوئی۔ تب اس دعا میں وہ قوت پیدا ہوئی جس کے نتیجہ میں انی قریب کے سوا کوئی جواب ہو ہی نہیں سکتا۔ ممکن ہی نہیں ہے کہ اس شان کی دعا اس سچائی کے جذبے کے ساتھ ہو۔ اس سچائی کے پس منظر کے ساتھ کی گئی ہو اور اس کا جواب انی قریب نہ ہو۔ انی قریب کے اندر بھی بہت سی بعید منازل ہیں لمبے فاصلے ہیں جنہیں طے کرنا پڑتا ہے۔ وہ فاصلے طے کریں تو پھر قریب کا مضمون سمجھ آئے گا۔ پس یہ دعا کریں کہ خداتعالیٰ ہم میں اپنی طلب کا وہ سچا جذبہ پیدا کرے اور اس سچے جذبے کے ساتھ عمل صالح عطا کرے جس سے دعا رفعت پاتی ہے۔

قرآن کریم نے دعا کے اس مضمون کو ایک دوسری جگہ خوب واضح فرما دیا کہ **کلمہ طیب خدا کے حضور پہنچتا تو ہے لیکن عمل صالح اس کو اٹھاتا ہے۔ انرجی کے بغیر کس طرح کوئی چیز رفعت پاسکتی ہے۔ ہوائی جہاز کتنے اچھے ڈیزائن کا ہو کتنا عمدہ بنا ہوا ہو اس میں پٹرول نہیں ہے تو اونچا اڑے گا کیسے؟ وہ تو زمین پر چلنے کے بھی قابل نہیں۔ تو فرمایا اسی طرح تمہارے پاک کلمات اور تمہاری دعائیں تمہارے عمل سے قوت پاتی ہیں۔ اپنی دعاؤں کو عمل کی طاقت بخشو۔ پھر دیکھو کہ کس طرح وہ بلندیوں پر پرواز کرنے لگیں گی۔**

میں جب قرآن کریم کے ان پہلوؤں پر غور کرتا ہوں تو حیرت سے میرا سر اس عظیم کلام کے حضور جھک جاتا ہے دنیا میں ایسا کوئی مذہب نہیں جو اتنا Scientific کلام خدا کی طرف منسوب کرکے پیش کرسکتا ہو۔ یہ درست ہے کہ دوسرے مذاہب کا نازل فرمانے والا بھی خدا ہی تھا۔ مگر ہر انسان کا ظرف دیکھ کر اس کو عطا کیا جاتا ہے۔ **پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوئی ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظرف سے براہ راست تعلق رکھتی ہے۔ اس پہلو سے جب اس کلام کی شان دل کو مرعوب کرلیتی ہے اور دل پر حاوی ہو جاتی ہے تو شان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح دل کو مرعوب کرلیتی ہے اور دل پر حاوی ہو جاتی ہے۔ اتنا عظیم الشان کلام قلب محمدؐ کے سوا کسی چیز پر نازل ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اتنا کامل کلام ہے، اس میں اتنی باریکی ہے اتنی لطافتیں ہیں، اتنا ربط ہے کہ جب اس مضمون پر غور کرتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔** چنانچہ حقیقۃً یہ امر واقع ہے کہ دنیا میں جدید ترین سائنسی اصطلاحیں ایک لمبے سائنسی تجربے کی بناء پر بنائی گئیں لیکن روحانی دنیا میں چودہ سو سال پہلے اس سے بہتر بلکہ ہر لحاظ سے مکمل اصطلاحیں ملتی ہیں۔ وسیع اور گہرے مضامین سادہ سی آیتوں کے پس منظر میں پوشیدہ ہیں۔ اگر آپ ذرا غور کریں اور توجہ کریں تو وہ مضامین آپ کو نظر آنے لگ جائیں گے۔ پس دعا کے مضمون کو سمجھنا ہو تو قرآن کریم ہی کی دوسری آیات اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات جن میں سے ایک میں نے نمونۃً پیش کیا اور حضرت مسیح موعود کے عارفانہ کلام پر غور کریں تو پھر دعا کا مضمون ایک پورا جہان بن کر آپ کے سامنے ظاہر ہوگا اور بظاہر دو تین آیتوں کے اندر سارا مضمون سمٹا ہوا دکھائی دے گا۔

سو یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی معرفت عطا فرمائے، خداتعالیٰ سے خداتعالیٰ کو

مانگنے کی توفیق عطا فرمائے ،اس کا سلیقہ اور ذوق بخشے کیونکہ اس ذوق کے بغیر باقی ساری باتیں بے معنی ہو جائیں گی اور پھر ذوق کے ساتھ ذوق طلب ہی نہیں ذوق عمل بھی عطا فرمائے تا کہ طلب میں قوت پیدا ہو جائے۔اس دعا کے ساتھ اگر رمضان گزارا جائے اور وہ لمحے نصیب ہو جائیں کہ جب دعا قبول ہوتی ہے تو پھر ایک ہی رمضان میں لکھوکھہا سال کی سعادتیں انسان کو نصیب ہو سکتی ہیں۔کروڑ ہا سال کی سعادتیں انسان کو نصیب ہو سکتی ہیں۔اور یہ بھی محض گنتیاں ہیں ان کی حیثیت کوئی نہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے خدا کے تعلق میں جب ہم باتیں کرتے ہیں تو ہمارے انسانی الفاظ بے حقیقت ہو جاتے ہیں وہ اس مضمون کو اپنے اندر سمو ہی نہیں سکتے۔صرف ایک انسانی تصور ہے جسے کسی نہ کسی حد تک سمجھانے کی خاطر ہم یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ورنہ ایک لمحہ بھی اگر اس دعا کا کہ اے خدا میں تجھ سے تجھے ہی مانگ رہا ہوں مقبول ہو جائے تو سب کچھ حاصل ہو گیا۔اس لئے اول درجہ پر اس دعا کی طرف میں متوجہ کرتا ہوں اور اس کے بعد دوسری دعائیں جو خاص طور پر جماعت کو اس سارے رمضان میں کرنی چاہئیں (اور پہلے بھی جماعت کرتی ہے) محض یاددہانی کے طور پر میں گنا دیتا ہوں۔

دعائیں کریں بنی نوع انسان کے لئے .... احمدیت کے لئے ....

دعائیں کریں واقفین کے لئے ،ان کے عزیز و اقارب کے لئے ،دین کی خدمت کرنے والوں کے لئے ،خواہ وہ کسی رنگ میں بھی خدمت کی توفیق پا رہے ہوں ان محروموں کے لئے بھی جنہیں خدمت دین کا ابھی لطف میسر نہیں آیا ،نیز دعائیں کریں اللہ کی طرف دعوت دینے والوں کے لئے بھی اور ان کے لئے جن کو خدا کی طرف بلایا جاتا ہے ،مالی قربانی کرنے والوں کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جو مالی قربانی کی حسرت رکھتے ہیں اور اس لذت سے ابھی آشنا نہیں ہوئے۔پھر دعائیں کریں ....اسیران راہ مولیٰ کے لئے اور ان کے مجبور عزیزوں کے لئے ،نیز ان کے لئے جن کو دینی تعصبات کے نتیجہ میں حقوق سے محروم کیا گیا ہے اور ان کے لئے بھی جن کو دنیاوی تعصّبات کے نتیجہ میں حقوق سے محروم کیا گیا۔دعائیں کریں مصائب زمانہ کے شکار لوگوں کے لئے ،بیوگان کے لئے ،اور یتامیٰ کے لئے ہر قسم کے مریضوں کے لئے خصوصاً ایسے بیمار بچوں کے لئے اور ان کے عزیز و اقرباء کے لئے جن کی جسمانی بیماری مستقل روگ بن جایا کرتی ہے اور تیمارداروں کے لئے وہ جسمانی لحاظ سے ہمیشہ اذیت کا موجب رہتے ہیں اور اس سے کہیں بڑھ کر روحانی لحاظ سے بھی ان کے لئے ایک مستقل بلا اور آزمائش بن جاتے ہیں۔دعا کریں تجارتوں میں نقصان اٹھانے والوں کے لئے ،ان کے لئے جو فریب زدہ ہیں ،جن سے دھوکہ کے ساتھ ان کے جائز حقوق لوٹ لئے گئے ،چوری او ڈاکے کے نتیجہ میں جن کو نقصان پہنچے یا آسمانی آزمائشوں کے نتیجہ میں کوئی معمولی نقصان میں مبتلا کئے گئے ،محنت کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں اور اس کے باوجود ان کو ذریعہ روزگار میسر نہیں آ رہا۔دعائیں کریں ان کے لئے بھی جن کو خدا تعالیٰ نے دولتوں اور اموال سے نوازا ہے لیکن نہیں جانتے کہ اس کا بہترین مصرف کیا ہے۔ان کے لئے بھی دعا کریں جن کے گھر عائلی جنت کا نہیں بلکہ جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہیں ،جہاں بیویاں خاوندوں کے حقوق تلف کر رہی ہیں ،جہاں خاوند بیویوں کے حقوق تلف کر رہے ہیں۔جہاں ساسیں بہوؤں کے لئے عذاب بنی ہوئی ہیں ،جہاں بہوئیں ساسوں کے لئے عذاب بنی ہوئی ہیں ،جہاں بھائی بہنوں کے رشتے کڑوے ہو چکے ہیں۔جہاں عزیز و اقارب محبت کی بجائے ایک دوسرے کو نفرت، دشمنی اور حسد کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں ان سب کے لئے دعا کریں۔

نہایت جامع قرآنی دعا

اس ضمن میں تمام احمدی گھروں کو خصوصیت سے اس دعا کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ (۔) (الفرقان :75) کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ازواج کو (ہمارے جوڑوں) اور ہماری اولادوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے ،(۔) ہمیں متقیوں کا امام بنا۔اس دعا کو بسا اوقات سمجھنے میں غلطی کی جاتی ہے اور عموماً یہ تاثر ملتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مردوں کے لئے دعا ہے۔جو اپنی بیویوں کے حق میں مانگ رہے ہیں حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔یہ بیویوں کے لئے بھی اسی طرح دعا ہے جو خاوندوں کے لئے مانگ رہی ہیں پھر فلیستجیبوالی کے اس مضمون کی روشنی میں جو میں نے ابھی بیان کیا ہے دعا کریں۔اگر دیانت داری اور تقویٰ سے ایک خاوند یہ دعا کرتا ہے تو اسے یہ سوچنا پڑے گا کہ میں اس دعا کا حقدار بن بھی رہا ہوں یا نہیں ،خدا تعالیٰ نے جو عائلی ذمہ داریاں مجھ پر ڈالی ہیں کیا میں انہیں ادا کر رہا ہوں اگر نہیں کر رہا تو پھر یہ دعا کس منہ سے مانگوں ،میں قبولیت دعا کی کیسے توقع رکھ سکتا ہوں جبکہ ایک طرف خود تواباء کا شکار ہوں ،واضح طور پر اللہ تعالیٰ کے حکموں کا انکار کر رہا ہوں اور دوسرے ہاتھ سے مانگ رہا ہوں کہ یہ کچھ مجھے دے دے۔جس کا دینا میرے اختیار میں تھا پھر بھی میں نے نہیں دیا ،جو کچھ میں لے سکتا تھا اس کے لینے کی میں نے کوشش نہیں کی اور اس کے باوجود اس کے نتیجوں سے محروم نہیں رہنا چاہتا ،ایسی نامعقول دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔پس خواہ عورت دعا کرے خواہ مرد دعا کرے جب وہ اس بنیادی آیت کی روشنی میں جو میں نے تلاوت کی ہے دعا کرے گا یا دعا کرے گی تو اس کے نتیجہ میں حیرت انگیز طور پر گھروں میں پاکیزہ تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ازواج کا جو وسیع تر مضمون ہے اس میں صرف میاں بیوی کا رشتہ نہیں ہر جوڑ ازواج کے اندر آ جاتا ہے۔چنانچہ قرآن نے اس زوج کے لفظ کو نہایت وسیع معنوں میں استعمال فرمایا ہے اور ہاں جنسی فرق بھی نہیں ہے وہاں بھی زوج کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔دراصل کائنات کی ہر چیز میں خدا تعالیٰ نے زوجیت رکھی ہے۔اس وسیع مضمون کے لحاظ سے ساتھیوں کے لئے بھی دعا بن جاتی ہے ،ایک گھر میں رہنے والوں کے لئے بھی یہ دعا بن جاتی ہے اور اس طرح اس دعا کا دائرہ بہت وسیع ہو جاتا ہے۔پھر فرمایا ان کو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔اس میں ایسے مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں جن کا بظاہر کوئی حل نظر نہیں آتا۔ایک عورت کو خاوند کی بعض نفرت پیدا کرنے والی ادائیں بہت بری لگتی ہیں اس کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ ان کو تبدیل کر سکے۔ایک مرد کو اپنی بیوی کی شکل یا اس کی کوئی اور حرکتیں ایسی ناپسندیدہ ہیں جنہیں وہ ٹھیک نہیں کر سکتا نہ بیوی کے بس میں ہے کہ ان کو ٹھیک کر سکے۔قرۃ اعین کی دعا جو ہے اس میں بڑی گہری حکمت ہے بعض دفعہ وہ اصلیت تبدیل نہ بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ دل پھیر دیتا ہے اور وہی چیز اچھی لگنے لگ جاتی ہے اور یہ کلیتہً خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔دنیاوی رشتوں میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

چنانچہ ایک بادشاہ کے دربار کے متعلق بتایا جاتا ہے وہاں یہ بحث چل نکلی کہ ماؤں کو اپنے بدصورت بچے بھی اچھے لگتے ہیں (اور فی الواقعہ اچھے لگتے ہیں) ایک اور فریق یہ کہہ رہا تھا کہ ہرگز نہیں بدصورت ان کو بدصورت ہی لگتے ہیں لیکن مامتا سے مجبور ہیں اس لئے وہ ان سے محبت کرتی ہیں۔جو لوگ اس بات کے قائل تھے کہ واقعتہً اچھے لگتے ہیں انہوں نے بادشاہ سے کہا کہ ہم ایک امتحان آپ کو بتاتے ہیں فلاں حبشن جس کو وہ جانتے ہیں (وہ خادمہ ہوگی یا لونڈی ہوگی) اس کا ایک انتہائی بدصورت بچہ ہے۔آپ ایک قیمتی ہار اس کے سپرد کریں اور محل میں خوبصورت ترین بچے اکٹھے کر لیں اور اس کو یہ کہیں کہ یہ ہار تم نے اس کے گلے میں ڈالنا ہے جو سب سے زیادہ خوبصورت ہے ،یہ نہیں کہ جو تمہیں اچھا لگتا ہے ،بلکہ جو واقعتہً تمہیں نہایت ہی حسین و جمیل دکھائی دے رہا ہے اس کے گلے میں یہ ہار ڈالنا ہے۔چنانچہ شہزادے بھی سج کر آئے اور امیروں کے بچے بھی اور دوسرے شہر کے خوبصورت بچے بھی اکٹھے ہوئے اور ان میں ایک وہ بدصورت بچہ بھی تھا۔وہ ہار لے کر کھڑی ہے صف در صف اسے کوئی خوبصورت نظر نہیں آ رہا۔جب اپنا بچہ دکھائی دیا تو دوڑ کر اس کے گلے میں وہ ہار ڈال دیا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جب خدا محبت پیدا فرما دے ،خدا دل نرم کر دے تو بدزیب چیز بھی خوبصورت دکھائی دینے لگتی ہے۔قرۃ اعین مانگنی چاہئے یعنی اے خدا آنکھوں کی ٹھنڈک دے۔وہ جس طرح چاہے دے دے۔ادا کی بات ہوتی ہے۔اگر اللہ تعالیٰ محبت عطا فرمائے تو ہر ادا بھلی لگنے

لگ جاتی ہے خواہ وہ دوسرے کو کیسی بری لگ رہی ہو۔ہم نے ایسی مائیں دیکھی ہیں جن کے بچوں کی نہایت بے ہودہ ادائیں ہوتی ہیں جنہوں نے مصیبت ڈالی ہوئی ہوتی ہے۔ایسی مائیں جس گھر میں اپنے ایسے بچوں کو لے کر جاتی ہیں اور گھر والوں کو وہ شوق سے بار بار توجہ دلا رہی ہوتی ہیں کہ دیکھو اس نے یہ حرکت کی۔ ہوتا یہ ہے کہ ان بے چاروں کے اعصاب ٹوٹ جاتے ہیں جن کو وہ ناپسندیدہ حرکتیں دکھائی جارہی ہیں۔لیکن وہ ماں ہے اس کو تسکین ہی نہیں مل رہی کہ پوری طرح اس کی ابھی داد نہیں دی گئی ، پوری طرح اس سے لطف اندوز نہیں ہوا گیا اللہ کے کرشمے ہیں یہ دل صرف خدا کے ہاتھ میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ یوں دو انگلیوں کے درمیان خدا نے دل پکڑے ہوئے ہیں وہ چاہے تو ان کو یوں پلٹا دے۔تو یہ نفسیاتی کیفیات جتنی ہیں ان کے نتیجہ میں بعض دفعہ نہایت خوفناک جھگڑے ہوجاتے ہیں، گھر جہنم بن جاتے ہیں لیکن اگر دعا کرے اور شرط پوری کرے، فلیستجیبوا لی کی کچھ نہ کچھ کوشش کرے کہ اس حسن و احسان کی تعلیم پر عمل کرے جو خدا تعالیٰ نے اسے اس کے اپنے فائدہ کے لئے عطا فرمائی ہے تو پھر دیکھئے کس طرح خدا کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں، آپ کے تعلقات میں کیسی غیر معمولی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

آخر پر طلباء کے لئے اور نوجوان نسلوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں لیکن خصوصیت کے ساتھ میرے پیش نظر وہ بچے ہیں جو ایسے ممالک میں بھی پرورش پا رہے ہیں جہاں غیر تہذیب غالب ہے اور اس کے نتیجہ میں نئی نسل کی آنکھیں بدل گئی ہیں جب ہم شروع میں انگلستان آئے ہیں تو اس وقت خاص طور پر میں نے یہ محسوس کیا تھا کہ نئی نسل کی آنکھوں میں وہ اپنائیت نہیں ہے، وہ قرب نہیں ہے جو احمدی نسلوں میں ہونا چاہئے ، یوں لگتا تھا جیسے غیر کے ہوتے چلے جارہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کا مالک ہے اپنے فضل سے غیر معمولی تبدیلی پیدا فرمادی ہے۔اور اگرچہ بعض دور کی بسنے والی نوجوان نسلیں ابھی تک پوری طرح اس حد تک تبدیل نہیں ہوئیں کہ دل مطمئن ہوجائیں لیکن اکثر نوجوان ،لڑکے کیا اور لڑکیاں کیا اللہ کے فضل سے غیر معمولی طور پر اپنے رجحان بدل چکے ہیں، دین کی محبت پیدا ہوچکی ہے خدمتوں کے شوق پیدا ہو چکے ہیں ان کی دعاؤں میں غالب چیز یہ آنے لگ گئی ہے کہ ہمیں اللہ کی محبت نصیب ہو خدا کا قرب نصیب ہو۔دل حمد سے بھر جاتا ہے ایسی دعاؤں کی درخواستیں دیکھ کر۔انگلستان میں پیدا ہونے والی نسلیں یہاں کے آداب اور یہاں کے اخلاق اور یہاں کے تمدن سے بظاہر مرعوب تھے لیکن انہی کے دلوں سے خدا تعالیٰ نے معرفت کے چشمے بہانے شروع کردیئے اور چھوٹی چھوٹی عمر کے لڑکے اور چھوٹی چھوٹی عمر کی لڑکیاں ایسی دعاؤں کے بارے میں خطوط لکھنے لگ گئے اور لکھنے لگ گئی ہیں کہ جس کے نتیجہ میں اللہ کی حمد سے دل بھر جاتا ہے۔لیکن ابھی بہت سے حصے ایسے ہیں مغرب کے ہی نہیں مشرق کے بھی، ہندوستان کے بھی، بنگلہ دیش کے بھی، انڈونیشیا کے بھی، ملائشیا کے بھی دور دراز ممالک کے جہاں دہریہ تہذیب یا مغربی تہذیب بڑی تیزی کے ساتھ اپنے جال پھیلا رہی ہے اور ہماری نسلوں کو بڑے خطرات درپیش ہیں۔ جہاں نئی نسلوں کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی کوششیں کریں وہاں اس رمضان المبارک میں نئی نسلوں کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ انہیں رمضان المبارک کی برکتوں سے عملی رنگ میں آشنا کرنے کی کوشش کریں، ان کو ان نعمتوں کا کچھ نہ کچھ لقمہ کھلائیں ان کو ساتھ لے کر چلیں لیکن سختی کرکے نہیں محبت اور پیار سے۔اور اس رمضان المبارک میں ان کو دعا کی عادت ڈالیں۔نوجوان نسلوں کو دین کی طرف مائل کرنے کا سب سے زیادہ مؤثر طریق یہ ہے کہ ان کو دعا کی عادت ڈالی جائے، ان کے لئے خود بھی دعا کریں مگر یہ زیادہ بہتر طریق ہے ان کے لئے دعا کرنے کا کہ ان سے کہیں کہ اس بات کے لئے دعا کرو۔اور خود یہ دعائیں کریں کہ اے اللہ ان کی دعا قبول کر لے۔ جو بچہ اس تجربہ میں سے گزر جاتا ہے اس کے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔اور بچپن میں جس شخص کو قبولیت دعا کا لطف حاصل ہوجائے ساری زندگی بڑھاپے تک وہ لطف اس کو نہ بھول سکتا ہے نہ اس کا پیچھا چھوڑتا ہے، چسکا پڑ جاتا ہے۔اس لئے نئی نسلوں کو سنبھالنے کا اس سے بہتر طریقہ میں اور نہیں سوچ سکتا کہ ان کو دعا کی عادت ڈالی جائے اور آپ خود دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرے اور ان کو اپنا بنالے۔

پس اس رمضان کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائیں، اللہ تعالیٰ سے اتنا مانگیں، اتنا مانگیں، کہ بظاہر آپ کا پیٹ بھر جائے۔لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ کے فضل تو اتنے زیادہ ہیں کہ آپ ان کا تصور بھی نہیں کرسکتے نہ آپ سارے فضل مانگ سکتے ہیں نہ ان سے پیٹ بھر سکتا ہے کیونکہ جب وہ فضل نازل ہوتے ہیں تو ساتھ ہی ہاضمے کی قوت بھی بڑھا دیتے ہیں، مزید کی طلب خود ہی پیدا کرجاتے ہیں، خدا کی طرف سے اس خیر و برکت کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔اللہ کرے ہم رمضان کے سارے تقاضے پورے کرنے والے ہوں۔جو رمضان کی برکتوں سے محروم ہیں ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں ، اپنے غرباء کو یاد رکھیں ، اپنے امراء کو یاد رکھیں، محروموں کو یاد رکھیں۔خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں جو حالات ہیں ان کو پیش نظر رکھ کر احمدیت کی فتح کی دعائیں کریں۔لیکن اس فتح کے لئے جو خدا کی اصطلاح میں فتح ہے۔ وہ فتح نہیں چاہئے جو لوگوں کے لئے تماشہ کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ وہ فتح چاہئے جسے اللہ فتح کہتا ہے، جسے اللہ ظفر قرار دیتا ہے۔ ان دعاؤں کے ساتھ رمضان گزاریں اور امید رکھتا ہوں کہ جب ہم اس رمضان سے نکلیں گے تو بالکل نئی کیفیت کے ساتھ نکلیں گے۔حقیقت یہ ہے کہ ہر موسم کے ساتھ ایک تبدیلی ہوا کرتی ہے اور روحانی تبدیلیوں کے لئے رمضان سے بہتر کوئی موسم نہیں۔بعض لوگ خوفزدہ ہوتے ہیں اس مہینہ سے اور بعض لطف اٹھانے کے باوجود پھر بھی اس لحاظ سے ضرور ڈرتے ہیں کہ ہم اس کی ذمہ داریوں کو ادا کرسکیں گے یا نہیں۔پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق بخشے اور جو ذمہ داریاں ہم ادا نہ بھی کرسکتے ہوں ہماری جھولی میں ان کی خیرات بھی ڈال دے، جو کمیاں رہ جائیں ان کے لحاظ سے بھی ہم پر فضل نازل فرمائے۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد مئی 1987ء)

(نوٹ:۔الفضل کی بندش کے دوران یہ خطبہ ضمیمہ ماہنامہ خالد مئی 1987ء میں شائع ہوا تھا۔ روزنامہ الفضل میں یہ خطبہ پہلی مرتبہ شائع ہو رہا ہے۔)

خوف خدا

جنگ بدر کے موقع پر جبکہ دشمن کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ اپنے جاں نثار بہادروں کو لے کر موجود تھے- تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے کفار نے اپنے قدم جمانے کے لئے پختہ زمین پر ڈیرے لگائے تھے اور مسلمانوں کے لئے ریت کی جگہ چھوڑی تھی لیکن خدا نے بارش بھیج کر کفار کے خیمہ گاہ میں کیچڑ ہی کیچڑ کردیا اور مسلمانوں کی جائے قیام مضبوط ہوگئی- اسی طرح اور بھی تائیدات سماوی ظاہر ہو رہی تھیں لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کا خوف آنحضرت ﷺ کے دل پر ایسا غالب تھا کہ سب وعدوں اور نشانات کے باوجود اس کے غناء کو دیکھ کر گھبراتے تھے اور بیتاب ہوکر اس کے حضور میں دعا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو فتح دے- چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ جنگ بدر میں ایک گول خیمہ میں تھے اور فرماتے تھے کہ اے میرے خدا میں تجھے تیرے عہد اور وعدے یاد دلاتا ہوں اور ان کے ایفاء کا طالب ہوں- اے میرے رب اگر تو ہی (مسلمانوں کی تباہی) چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا- اس پر حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس کیجئے آپؐ نے تو اپنے رب سے دعا کرنے میں حد کردی- رسول کریم ﷺ نے اس وقت زرہ پہنی ہوئی تھی آپؐ خیمہ سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ ابھی ان لشکروں کو شکست ہوجائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے بلکہ یہ وقت ان کے انجام کا وقت ہے اور یہ وقت ان لوگوں کے لئے نہایت سخت اور کڑوا ہے- (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب ما قیل فی درع النبی ﷺ)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم سید عبدالحئ صاحب ناظر اشاعت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم سید احمد نعمان صاحب ونڈسر۔ کینیڈا کو مورخہ 26 ستمبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید بشیر شاہ صاحب مرحوم (دواخانہ خدمت خلق) کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، صالح، خادم دین اور دونوں خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مکرمہ امۃ المتین صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول لالیاں و مکرم شفقت علی گوہر صاحب آف چک نمبر 312/ج۔ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو مورخہ 24/ اکتوبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک کو شادی کے 13 سال پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ''عطاء الکریم'' عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اٹھوال پنشنر خدام الاحمدیہ و سابق صدر محلہ دارالعلوم جنوبی کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب دھکڑ کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا ہے۔ بچے کی درازی عمر اور نیک خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

☆ مکرم نصیر احمد کارکن دفتر الفضل کے والد میاں محمد دین صاحب دارالفتوح ربوہ بوجہ فریکچر و عارضہ قلب ہسپتال میں داخل ہیں۔ شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

قرآن سیمینار

مورخہ 22/ اکتوبر 2003ء شعبہ تعلیم القرآن لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام بعد نماز عصر بیت المہدی میں قرآن سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا عنوان تھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن کا تعارف اور اس کے پر معارف نکات۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ناظر تعلیم القرآن تھے۔ مکرم قاری حافظ مسرور احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ربوہ کے تعارفی کلمات کے بعد مکرم مولانا جمیل الرحمن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن کا تعارف اور اس کے محاسن بیان کئے۔ دعا سے قبل اختتامی کلمات میں مہمان خصوصی نے تلاوت و ترجمہ قرآن سے فیض حاصل کرنے کی توجہ دلائی بعدہ شرکاء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس علمی نشست سے 375 احباب نے فائدہ اٹھایا۔

نماز جنازہ

مکرم میاں لطیف احمد صاحب دارالصدر شمالی ریٹائرڈ مینیجر نیشنل بینک ربوہ جو 25/ اکتوبر کو وفات پا گئے تھے۔ ان کی نماز جنازہ آج مورخہ 28/ اکتوبر بروز منگل صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ادا کی جائے گی۔

سرمد جیولرز
ورائٹی و اعتماد کا نام
4۔ عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون 7582408 موبائل:
7596086-p.p 0300-9463065
Email:rizwan-sarmadjewellers@yahoo.com

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS

برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
کرنل رانا عبدالباسط لاہور فون 0303-7586833

Jasmine Guest Houses Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
JasmineLODGE 2#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
STRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

عمارت برائے سکول
سکول کیلئے موزوں، خوبصورت اور وسیع عمارت پر اچھا سکول بنانا چاہتے ہوں خواہش مند حضرات پارٹنر شپ پر کاروبار کرنا یا کرایہ پر لینا چاہتے ہوں۔ رابطہ کریں
فہیم ارشد ایڈووکیٹ۔ کوٹ عبدالمالک لاہور
فون: 041-7239982
موبائل: 0320-4839194

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

SHEIKH SONS
31-32 Bank Square Market Model Town,
Lahore-54700, Pakistan
Tel: 042-5832127, 5832358Fax : 042-5834907
E-mail:sheikhsons@lycos.co.uk- web site: www.sheikhsons.com
Indetors, Suppliers & Contractors
1) Gas & Steam Turbines Spares
2)Boilers
3)Specialty Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

داؤد آٹو سپلائی
DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر ہائی لکس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا
ڈاٹسن۔ پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
پروپرائٹرز: داؤد احمد۔ محمد عباس۔ محمود احمد۔ ناصر احمد
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205

GENTLE WASHING POWDER
جینٹل واشنگ پوڈر
لائل پور کیمیکل ٹریڈرز
ملنے کا پتہ
اقصیٰ چوک ربوہ

چھوٹے قد کا علاج
تین سے بیس سال تک کے لڑکے اور لڑکیوں کو اگر دو ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور اُن کی خون و کیلشیم کی کمی دور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔
نوٹ: لڑکے اور لڑکیوں کی دوائی الگ الگ ہے۔
تین مختلف مرکبات پر مشتمل دو ماہ کا مکمل علاج
رعائتی قیمت -/300 روپے بمع ڈاک خرچ -/360 روپے
ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

رمضان المبارک کی فخریہ پیشکش
برگر -/14 روپے -/15 روپے
سیخ کباب -/5 روپے -/8 روپے
شامی -/5 روپے -/8 روپے
بیف تکہ -/6 روپے۔ -/7 روپے
چکن تکہ -/12 روپے۔ -/12 روپے
علی تکہ شاپ
پروپرائیٹر: محمد اکبر اقصیٰ روڈ ربوہ فون 212041

ڈیلر: ریفریجریٹر
ائیرکنڈیشنر ڈیزرٹ کولر
کوکنگ رینج گیزر
فخر الیکٹرونکس
ہیٹر۔واشنگ مشین
مائیکروویواوون
اورسٹیبلائزر
فون
7223347-
7239347-7354873
1۔لنک میکلوڈروڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور

احمد باغ سکیم راولپنڈی۔اسلام آباد میں
پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ:
ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

اندرونی الٹرا ساؤنڈ
Transvaginal Ultra sound کا آغاز
امراض نسواں، حمل کی پیچیدگیوں، دوران حمل بچے کی
بیماریوں اورنشوونما، عورتوں کی اندرونی رسولیوں کی تشخیص
میں انتہائی مفید اور بے ضرر۔
تعارفی قیمت صرف -/250 روپے نئی جدید جاپانی مشین
کے ساتھ نیز گلبز، اور پیٹ کے الٹرا ساؤنڈ کی سہولت بھی موجود ہے
نیز جنرل آؤٹ ڈور صرف 25 روپے
ترقی کی شاہراہ پر گامزن
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
Tel:04524-213944

ہر قسم کا اعلیٰ ومعیاری کاغذ دستیاب ہے
پیپر کنگ
22 ذوالقرنین چیمبرز۔ گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7232280-7248012
طالب دعا: ملک مظفر احمد سنکوہی، ملک مدثر احمد سنکوہی

اب آنے کا مزہ
ہم لیکر آئے ہیں مزے مزے کے کھانے
تقریبات کو حقیقی خوشیاں بنانے والے
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
گولبازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212758
نیز۔نئی آرام دہ کاریں، مرسیڈیز، ٹویوٹا ویز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں۔

اوقات کار رمضان المبارک
9 تا 4
کیوریٹو کلینک وکیوریٹوسیل پوائنٹ
گولبازار ربوہ

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:۔ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل
اینڈ بی بے آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

لقمان آٹو ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کا ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام
424 پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 0333-4232956

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS,VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL:Knp_pk@yahoo.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

IT Career Opportunities

The software house of **Shahnawaz (Pvt) Limited** invites applications from dynamic IT professionals for the following posts. Candidates should possess strong communication skills, and a good command over spoken and written English.

You should have the ability to work hard under pressure for extended hours and be energetic and confident to take on responsibilities. We are an equal opportunity employer offering excellent salary & benefits.

Project Manager

- Bachelors and Masters in computer science, preferably from foreign university
- 5 years work experience of managing software teams
- Able to cost software projects and prepare technical documents
- Able to develop quality policies and monitor CMM implementation
- Location: Karachi.

Software Sales Manager

- MBA Marketing and Bachelors in computer science
- 5 years work experience of software sales with an established client base
- Location: Karachi, Lahore, Islamabad

Sale Managers (For Computer hardware & for networking equipment)

- MBA marketing with minimum 4 years sales experience
- Established client base is must
- Entrepreneurial and highly motivated, with a personality to build relationships and willing to travel extensively
- Location: Karachi

Account Managers (for computer hardware & for networking equipment)

- Bachelors in computer science with 2 to 3 years work experience in similar position
- Certification in networks and computer architecture
- Location: Karachi

Interested candidates may apply with an updated CV, covering letter, a recent photograph and contact telephone number, latest by November 7th , 2003 to Manager **HR, Shahnawaz (Pvt) Limited, 19 West Wharf, P. O. Box 4766, Karachi or by email: jobs@shahnawazltd.com**